اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۱۵ محرم | شمارہ ۱۲ | جلد ۷ | سنہ ۹۵ھ

منشور محمدی

۹۵
۱۲

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل

باخاتم ومہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت وسیرت مبرور محمدؐ

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع
توریت وہم انجیل برافتاد بتجیل

توقیع خطائیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک جہ ۱۰ ہے جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ارسال منگانی ہے اعانت فرماوین اور اگر کچھ نوشت وخواند وتحریر بضاعت رکھتے ہون تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر بگرام روانہ فرماوین اگر عالی ہمت حضرات قیمت یا عطیہ روانہ کرین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وہ ہین جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہوگیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو وجاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس تابان کی جب کرے مستور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی

غزل

وہ حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وہ ہین جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہوگیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو وجاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس تابان کی جب کرے مستور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی

کوچہ احمد مختار دکھادے یارب
روضہ سید ابرار دکھادے یارب

دشت طیبہ کے مجھے خار دکھادے یارب
جان ودل دونو تصدق کے لئے لایا ہون

چوم لون در کے قدمونکو وہ انکھون سے لگون
سوے محراب حرم دل نہین جھکتا ہرگز

رات کالی مری فرقت کی منور ہوجاے
روز وشب لبن ہی اسحاق کی ہی دلکی دعا

صورت احمد مختار دکھادے یارب

اب تو جی خلد کا گلزار دکھادے یارب
گنبد مطلع انوار دکھادے یارب

وہان مجھکو گل وگلزار دکھادے یارب
اپنے محبوب کا دیدار دکھادے یارب

اپنے اس شوخ کا رفتار دکھادے یارب
اسکو وہ ابر خمدار دکھادے یارب

آپکے زلف کی اک تار دکھادے یارب

قلعہ کرجہان لشکر سلطانی قریب دو ہزار کے تھا حملہ کیا اور دونون
لشکرون مین سخت جنگ ہوا تین سو نفر لشکر دشمن سے واصل
جہنم ہوے اور لشکر سلطانی مین سات آدمی شہید ہوے اور
۳۲ زخمی ہوے نالشقہ مین مسار سے لشکر سلطانی کی چار طرفین
آمین اور زاح جبل اسود مین یہہ حال ہے کہ دس برس کے
لڑکے سے ساٹھہ برس کے بوڈھے تک جتنے مسلمان تھے ایکدن
مقابلہ دشمن کو ہتھیار باندھہ لئے ہین -

سنہ ۱۲۷۳ے ۲۰ دین نومبر کو یہہ ٹلیگراف آئی کہ صوبہ ارخانیہ
مین لودشانی نام مقام پر جنگ ہوا روسی بھاگ گئے چونکہ
احمد مختار پاشا کو ہمان بڑی مدد پہنچی اس لئے روسیون
کو ناچار پیچھے ہٹنا پڑا -

رؤف پاشا شبکہ مین احمد ایوب پاشا کو افسر لشکر بناکر
آپ اور نہ کو لشکر احتیاطی کی مدد پر آئے ہین شمار اس
لشکر کا ۱۵۰۰۰۰ کا ہی مارس مین زخمی اور بیمار کل ۶۰۰۰
ہین اور روسیون نے وہان اپنے دس ہزار آدمی چھوڑ کر
ارض روم کے طرف چلے گئے - فقط

روم و روسیہ

صاحب بمبئی گزٹ رقمطراز ہی کہ اگرچیکہ دربارہ شروط صلح
عوام الناس کا قیاس گوناگون اور مختلف ہی اور وے
یہہ سمجھتے ہین کہ اہالیان روس بہت سخت شروط مقرر کرینگے
لیکن ہمین یہہ یقین ہی کہ لوگ کے خلاف قیاس بالکل
معتدل شروط مقرر ہونگے - اگر روسیون اور ترکیون
کے درمیان بلا واسطہ دوسرے سلاطین کے صلح ہو تو
شاہ زار انکی نسبت چندان سختی ظاہر نہ کریگا اور بالفعل قلیل
فتوحات پر قناعت کریگا کیونکہ آیندہ پھر جو کچھہ انسے لینا چاہے
گا سو لینے کے واسطے اسکو قدرت حاصل ہی - قطع نظر
اسکے اگر شاہ زار زاید حرص و طمع کو کام فرماویگا تو اسکے
اور انگریزون کے فیمابین جنگ ہوگی - لہذا اسکو یہہ منظور
نہین کہ انسے بگاڑ کرین اور ایک کے عوض مین دو سلطنتون
سے جنگ و مقابلہ کرین اتنے لاکھہ سپاہ روسیہ
کے قریب متفرق محاربون مین کام آئے - اور کروڑہا
روپئے آٹھہ مہینون کے عرصے مین بیٹھے گئے اگر جنگ طول
ہو تو اور کروڑہا روپیہ صرف ہونیکی ضرورت درپیش ہوگی
لیکن کہین سے ایک حبہ سیاہ روسیون کو قرض ملنے
کی امید نہین قطع نظر اسکے اکثر اہل روس شاہ زار کی نسبت
درہم و برہم ہو گئے ہین اور چو طرف سے قرض خواہون کا
بلوہ ہو رہا ہی - بسبب ان وجوہات کے زار اپنی حرص و طمع
کو خواہ نخواہ روکیگا -

عثمان پاشا

وہ جو عثمان پاشا خودکشی کر لینے یا رخم
کے صدمے سے مرجانیکے باب مین ایک خبر وحشت اثر
مشہور ہوی تھی سو صرف بے اصل ہے اور مانیٹک کاری
نامی ایک شخص نے اسکو مشہور کیا -

زاروچ

کو الیف آمد رزم گاہ بلغار سے یہہ واضح ہوا کہ
زاروچ کے لشکر مین بھرتی ہوتی ہے - شاہ زار صدبہ
اس جنگ مین ملک الموت کے پنجے سے تین
مرتبہ بچکر نکلا -

روتر کے تار برقیون کی تردید

جو اسنے ایک مبالغہ سے پلونا کی فتح کے باب مین بھیجی ہین۔ اوسمین بیان تھا کہ روسیون نے ساٹھہ ہزار سپاہیان ترک کو پلونا مین قید کیا منجملہ اسکے بیس ہزار آدمی بیمار وغیرہ تھے اور ایک اور تار برقی روتر کی پندرہ ماہ حال کے پرچے مین طبع ہوی اسمین لکھا ہی کہ جو قیدی مین اون مین دس پاشا اور دو ہزار اکیسو اٹھاسی افسر ہین چونکہ مین خود بھی ایک ترکی افسر ہون اور بخوبی واقف ہون کہ ایک بٹالن مین بروقت جنگ ترکون کی فوج مین کسقدر آدمی ہوتے ہین۔ لہذا مین کسی قدر حالات آپ پر ظاہر کرونگا کہ کہانتک ان تار برقیون مین مبالغہ ہے یہہ بات اظہر من الشمس ہے اور اپنے خود بھی اپنے مشہور اخبار مین شایع کیا تھا کہ عثمان پاشا کے پاس قبل بالکل محصور ہونیکے کے ساٹھہ ہزار سپاہی تھے اور اسسے زیادہ نہ تھے اسمین سے بہت سے زخمی اور جانی گوگئے اور عثمان پاشا پلونا مین قیام کرنیوالے سپاہیون کے ساتھہ رہے اور انکی پاس کوی اور کمک اوسکی بعد نہین پہنچی پس اس سے معلوم ہوا کہ محصور فوج کی تعداد سات بٹالن کی تھی بموجب قاعدہ معمولی کے ایک پلٹن ترکی مین آٹھہ سو سپاہی مع افسرون کے ہوتے ہین لیکن کچہ یہہ لازم نہین ہی کہ سب پلٹنین جو قسطنطنیہ سے آون اونمین آٹھہ آٹھہ سو سپاہی ہون۔ بیشتر پلٹنون مین پانسو ہوتے ہین اور بعض مین سات سو اور آٹھہ سو آدمیون کے پلٹن بہت کم ہوتی ہی ان ساٹھہ پلٹنون مین سے بہت سے پلٹنین دو سال سے جنگ مین ہین جبکہ جنگ سرویہ سے شروع ہوی اور بعد کو بلگریا مین روس سے۔ لہذا ہر ایک پلٹن کے سپاہیون کی تعداد چار سو آدمیونکی ہوگئی ہوگی اور یہی رای افسران ترک کی ہے اور اور لوگون کو خیال ہے کہ اس سے بھی کم ہونگے یہہ خیال ہرگز نہین ہوسکتا کہ پلٹنون کی تعداد زیادہ کردی گئی ہی۔ پس اس حساب سے جو ساٹھہ پلٹنین تھین اونمین پھیر ہزار آدمی ہونگے اور روسی سرکاری تار برقی سے معلوم ہوا کہ تیسرا حصہ ان آدمیونکا بیمار رہتا۔ پس ان باتون سے یہہ نتیجہ حاصل ہوسکتا ہی کہ جو ارادہ عثمان پاشا نے کیا کہ روسیون کے مورچونکو توڑ کر نکلجائین تو اونکے پاس سولہ یا سترہ ہزار آدمی ہونگے جو ہتیار اٹھا سکنے کے لایق ہونگے۔ لہذا اسصورت مین جو روسی حالات مین اس مین بڑا مبالغہ ہے شاید انہون نے ان ترکی پلٹنونکا حساب اپنے بیان کے قاعدہ سے لگایا ہی کیونکہ روس مین ایکہزار آدمی فی پلٹن ہوتا ہی اور جس تار برقی مین افسرونکے قید ہونیکا ذکر ہے اوسمین بھی مبالغہ ہے ہر ایک ترکی پلٹن مین ایک بم باشی جسکو انگریزی مین کرنیل کہتے ہین ہوتا ہے اور دو کلاگاشی جسکو میجر کہتے ہین اور ہر ایک کمپنی مین ایک یوزباشی یعنے کپتان اور ایک ملازم اول اور دوسرا ملازم ثانی یعنی لفٹنٹ اول اور دوم ہوتا ہی اور ایک کاتب جسکا درجہ کپتانی کا ہوتا ہی اور ایک امام ہوتا ہی مگر اسکا شمار پلٹنون کے افسرون مین نہین ہی اور چار چار پلٹنون مین ایک امیرالای اور ایک قایم مقام یعنے برگیڈیر وغیرہ ہوتا ہے اور ہر ایک پلٹن مین ایک سرجن اور ایک ڈاکٹر ہوتا ہی پس ان ساٹھہ پلٹنون مین اگر پوری ہون تو ساٹھہ توبم باشی ہونا

چاہین اور ایکسو بیس کلاگاشی اور چار سو انتیس ازباشوق اور نوسو
ساٹھ ملازم اور کاتب اور بیس برگیدیہ اور ایکسو بیس مدیکل
اور تین یا چار میرالاے جو میجر جنرل کے برابر درجہ ہی ایک
یا دو پاشا علاوہ عثمان پاشا کے ہونگے۔ اس حساب سے
کل جوان پلٹنون کے ساتھ ہین ایکہزار آٹھسو سینتیس ہوسکتے
ہین لیکن جیساکہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے کہ تعداد پلٹنون کی کم
کردی گئی تھی پس اس صورت مین تھوڑے سے افسر قید ہوے ہونگے
تار برقی مین یہہ بیان ہی کہ روسیون کی ایک
ہزار چار سو چوالیس آدمی مارے گئے یہہ بات بھی صحیح نہین
معلوم ہوتی ہی کیونکہ عثمان پاشا نے ایک بہادرانہ طرز
سے نکلنا چاہا تھا اور ترکی بہادری مشہور ہے پس دونون
جانب کے آدمی بہت کام آئے ہونگے اور ہر صورت پلونا
اوسوقت تک فتح نہین ہوا جب تک کہ روس کے بہت سے
آدمی کام نہ آئے۔ دستخط حسین حسنی افندی ترکی کانسل جنرل بمبئی

حاتم دلی جناب گوہر بیگم صاحبہ

کہتے ہین کہ جناب ملکہ عالیہ بھوپال کے والدہ ماجدہ نے
کہ جنکا نام نامی واسم گرامی گوہر بیگم صاحبہ ہے محبت دینی
اور مذہب ہمدردی کے باعث مجروح اور علیل سپاہ ترک
کی اعانت و امداد کے لئے بالذات لاکھہ روپیہ بطور چندہ
مرحمت فرمایا۔ کیون نہو کہ بیگم صاحبہ موصوفہ عالی ہمت اور
نہایت خداترس ہین خداوند عالم بطفیل جناب رسول اکرم
اس ذات ستودہ صفات کو تا یوم القیام قایم رکھے آمین۔
لکھتے ہین کہ بیگم صاحبہ ممدوح الصدر کی سن شریف بہت بڑی ہی فقط

مرحمت خطاب خان بہادر

علاقہ مدراس کے
ازری سرحسن محی الدین شریف صاحب کی۔ اور پولیس السکنڈر
علی دوست صاحب کو گورنمنٹ سے خطاب خان بہادر
عنایت ہوا ہے فقط

لندن ۳ جنوری لارڈ ڈاربی نے چند وکیلون کی درخواست
کے جواب مین یہہ کہا کہ بابت الفصالی مقدمہ شرقی مین
اپنا دخل رکھنے کے واسطے اہالیان انگلستان نے مصمم ارادہ
کیا ہے۔ اسمعیل پاشا غازی احمد مختار پاشا کے قایم مقام
ہوے ہین۔ **خواہ ناحق** ایک ہندو کی لڑکی جسکی
عمر سات برس کی تھی اسکو جمعرات کے دن مقام بمبئی مین
ایک ہندو کی عورت نے پھانسی دیکر مار ڈالا اسکو بوجہ روپیہ
کے مارا ہی جسکی قیمت کچھ بھی نتھی بڑی افسوس کی بات ہی کہ ایسا ہوا

اطلاع

نہایت افسوس کی جا ہی کہ اس مشور پر فواید کے مشتری حضرات
اسکے فواید پر مطلع و مقر ہوکے اسکی خریدی تو کیا کرتے ہین پر
ارسال وجہ خریدی مشور مین اتنی دیر فرماتے ہین کہ کچھ نہین جاتا
بعض حضرات پر دو سال کی باقی ہی اور بعض پر ایک سال کی علاوہ
یہہ کہ جب مشور موقوف کر دیتے ہین تو بھی اپنا حساب پاک ادا
بقیہ سے سبکدوش نہین ہوتے اسلئے اطلاع دی جاتی ہی کہ
خریداران مشور جلد بقیہ سابق و سال روانہ فرماوین تاکہ

مطبع بحر الاسلام معسکر نیلگوری مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نشان کوکب محمد

بیا ساقی بہ پیغام تحقیق
کہ تا با تم خمار آلود تدقیق
ببین نقش اش گویا سخنہا
کہ گردد مائلش جان نضاری

چشم انصاف سے دیکھو تو حمد کے لایق وہی ذات ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سات بلند عمارات سموات ہمارے سروں پر بنا کے سات سیارون کو ان پر روشن فرمایا۔ اور دل انصاف مند سے سوچو تو شکر کے لایق وہی مشکور متعال ہی کہ جسنے اپنی عنایت وافرہ سے سات کشادہ صحن زمین کے ہمارے تحت قدم گسترده فرماکے اس سے عناصر اربعہ و موالید ثلاثہ کا ظہور تبلایا ؎

کرم منہ سے کروں مین شکر تیرا ای بار خدایا کیونکی ادا ہو
ہم اسکے کن کن نعمتون کا شکر بجالاوین۔ اور کس کس احسانات پر
اسکی ستایش کرین۔ سب مین زیادہ شکر اس نعمت کا ہم پر واجب
ہی کہ اسنے اپنی رحمت کاملہ سے کوکب برج نبوت خورشید اوج
رسالت ہادی عالم شفیع بنی آدم مالک رقاب امم رسول مکرم
نبی معلم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
کو مبعوث فرماکے سبع المثانی عنایت فرمائی۔ اللھم صل
وسلم علیہ بعدد من یسبحک فی سبع سمٰوٰتک
ویقدسک علی سبع ارضک اما بعد یہ بات
سب دانشوران باریک بین و نازک خیالان حق گزین پر
واضح و لایح ہی کہ اللہ تعالی جل شانہ اپنے مخلوقات علوی
و سفلی مین آسمان و زمین کو اسلئے سات سات مخلوق
و مصنوع فرمایا کہ انجام بنیان معانی و مقاصد پر ایک عمدہ دلیل
اپنے سبع صفات ذاتیہ کی ہو۔ ہم ساتہ سیارون کا آسمان پر
روشن ہونا اور زمین سے عناصر اربعہ و موالید ثلاثہ کا ظہور پانا اسکی
کمال قدرت کی دلایل سمجھتے ہین جب ہم غور کرتے ہین تو اتنا
معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ اللہ رب العزت نے سب اعداد مین سات کو
ایک خصوصیت کرامت فرمائی ہی مگر اسنے اپنی حکمت بالغہ سے
ان سات مین ایک ہی کو یہ نہایت شرف و عزت بخشا چنانچہ
اسکے صفات ذاتیہ مین حیات اور آسمانون مین فلک ہفتم اور زمان
مین آفتاب اور ہفتے مین جمعہ اور عناصر اربعہ و موالید مین
آتش کا مکرم ہونا اسپر حجت روشن ہی۔ الحمد للہ جسنے
سات عدد مین عدد ہفتم کو ایک گونہ خصوصیت عطا فرمائی
اسی طرح ہمارے مشکور کے اس سال ہفتم کو باعتبار گذشتہ سالون
کے ایک شرف تازہ ایسا بخشا ؎ زبان ناطقہ لال است
اندرین تقریر چہ باندازہ رفتار خامہ تحریر ؎

جب جا چکا سال ششم
حیران تھے مخالفین دشمن
سب پر یہہ کھلی تھی بات کامل
ہین دین محمدی مین برکات
توحید خدا کا پورا تبیان
توراۃ ہی گرچہ سب مین مشہور
مشہور اگرچہ ہین صحایف
انجیل سے ہی یہی ہویدا

آغاز ہوا ہی سال ہفتم
مضمون پہ ہمارے دہ نظر کر
اسلام ہی حق پہ سارے باطل
وہ سب جن مین ہی کذب اور ہوا ست
وستا تنہین کسمین غیر قرآن
توحید خدا ہی اسمین مستور
اسمین بھی ہین شرک کے وظایف
عیسی ہے خدا کا ایک بیٹا

العظمۃ للہ مدت دراز و زمانہ دیرپا جسمین مخالفین اسلام
کا یہہ ارادہ تھا کہ کسی طور پر آفتاب اوج اسلام کو سحاب

ہفوات مین پوشیدہ کرین اور بستان دین محمدی پر سرسر
بے دینی کا خزان لائین چنانچہ ان مخالفین کے علمانے اسکے بہت
سے تدبیرین و ہوندین اور بہت سا روپیہ بگاڑ دیا لیکن اسلام
کا کچھ بگڑا آخر بعد لاچاری اپنے شاہدہ عا کی جلوہ گری کو کاغذون
مین بتلانے لگے اس سے انکا قصور یہہ تھا کہ ہم بہت سے عاشق
مزاجان اسلام کو اس محبوب بے الغریب کے دام مین پھنسائین اور
کید ضلالت مین سپڑائین اسی قصد سے ایک عمدہ مخالف
اسلام ہندوستان مین پرچہ تعصب بارسمی یعنی شمس الاخبار
مشہور کرکے اشاعت اپنے دین وملت کی چاہی تو معاً درجہ
خشمیت مدار جناب محمد مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار
سے انکے نام پر ایک منشور نکلا جسمین انکے شکوک باطلہ کا بطلان
اور انکے کفر وخذلان کا تبیان ہی ؎ منظور ہمہ بچشم جان است ؎ منشور ہمیشہ زمان است ؎ جب یہہ منشور ہدایت
دستور چار دانگ عالم مین رونق افروز ہوا۔ ساری قلعی
مخالفان اسلام کی ایکبار کھلی گئی اور بہت دہرمی باطل دین
والون کی معلوم ہوگئی۔ ہر ایک مخالف اسلام جو بطمع حطام
دنیویہ دین اسلام کی بطلان کا معتقد تھا سو جان سے اسکا
مقر ہوا۔ گو بظاہر زبان سے نکہے۔ ہم اس منشور کی کیا تعریف
کرین اور اسکے وصف مین کیا لکہین کہ وصف اسکا خارج
از حد تقریر و بیرون از جداول تحریر ہے۔

یہہ وہی منشور ہی کہ سال اول مین نہایت عظمت و شوکت
بدلایل عقلیہ و نقلیہ سارے شبہات صاحب شمس الاخبار کو جو انہون نے
اسلام پر وارد کئے تھے مردود فرمایا۔ یہہ وہی منشور ہی کہ سال دوم
مین پادری رجب علی صاحب کا قافیہ براہین عقلیہ و نقلیہ سے
ایسا تنگ کیا کہ ایکا قفس دہان بالکل بند ہوگیا پھر جنگ نکہلا یہہ
وہی منشور ہی کہ سال سوم مین پادری صاحب کے عماد دین کو ایسا
دہایا کہ سقف عیسویت کی پھر انہون نے نئی تعمیر کی۔ یہہ وہی منشور
ہی کہ سال چہارم مین پادری صفدر حسین صاحب کی صفدری
کا رستہ ایسا بند کیا کہ اورون تو کیا خود پادری صاحب
کو چلنا نہایت دشوار ہوگیا۔ یہہ وہی منشور ہی کہ سال پنجم مین
پادری ویری صاحب کے بعض اعتراضون کے اکثر ایسی خدمت
کی کہ انہون نے بصدق دل اسکو اپنا مخدوم جانا۔ یہہ وہی
منشور ہی کہ سال ششم مین جہانیون کو رد و داد مباحثہ فقیر
ہیچمدان و پادری گولڈ اسمت صاحب سے صاف عالم کو
معلوم ہوچکا کہ غیر از قرآن سب کتب سماوی محرف و مبدل
ہین۔ ادنی اعجاز اس منشور محمدی کا یہہ ہی کہ بفضل الٰہی جناب
منشی خیر الدین صاحب برادر حقیقی پادری عماد الدین صاحب
شرارت دین باطل پر نہایت واقف اور خیریت دین محمدی
پر بخوبی آگاہ ہوکے اسم بامسمی ہوگئے۔

ادنی کرشمہ اس منشور کا یہہ ہی کہ جناب سید محمد مراد صاحب بیمار
جو چند دنون بامصباغت عیسویت بیمار تھے یکبارگی صحت اسلام سے چمکے
اس منشور کی ادنی کارروائی یہہ ہی کہ سال ششم کے اوایل
مین سمتی یوحنا حواری انجیل کے جناب منشی عبدالرزاق صاحب قاری
کا بیان بلیغ سنکے اور مسٹر ملکم صاحب سے مسئلہ تثلیث مین
مباحثہ کرکے مشرف بشرف اسلام ہوے۔

اس منشور کی ادنی کارگذاری یہہ ہی کہ ایک یورپ نژاد

قوم کے شریف رئیسوں کے بخیر نے مولوی عبد الغفور صاحب
کے خطاب مین اسلام لاکر اپنا نام احمد رکھہ لیا۔
اس منشور کی اولی رونق افروزی یہہ ہی کہ دوسرے یوحنا
نائب یوحنا واعظ دین عیسوی سومیون کے اٹھوین باب تیسوین
فقرہ کو بغور مطالعہ فرما کے عیسویت سے تائب اسلام پر راغب
ہوکے مشرف بشرف اسلام ہوے اور نام اپنا عبد الواحد رکھہ لئے
اس منشور کی اولی جلوہ نمائی یہہ ہی کہ ایک عمدہ یہودی صاحب
حافظ توریت وتورات سے توریہ کرکے ہاتھہ پر شیخ عبد الرحیم
صاحب کے کلمہ پڑہا اور اپنا نام دین محمد رکھا۔
اب ہماری (اور) عالم شاہ سے دعا یہہ ہی کہ بنور ہدایت
منشور محمدی ایکے رجب تک جناب رجب علی صاحب پر ثابتا
نور محمدیہ کا چمکا دیگا۔
اگرچہ صاحب شمس الاخبار اپنے مفوات سے دامن اسلام پر بہت
کچھ غبار توہمات کا جمانا چاہا مگر بیک اعجاز حضرت اعجاز
دام اعجازہ اپنے شمس الاخبار کا آپہی ماحی ہوکے اسکو
کوکب بنا دیا۔ یہہ نجانا کہ جب وہ شمس تھا تو ہزارون گھن اسلام
کے اسکو لگ گئے تھے اخیر گہن اسلام کا اعجاز صاحب
کی معجز بیانی سے ایسا لگا کہ بالکل شمس نظر عالم سے محو ہوگیا
اب شمس صاحب کوکب بنے ہین آیندہ دیکھیے کہ کیا ہوگا۔
اگرچہ اجکل کوکب ہند شب دیجور عیسویت مین طلوع کیا ہی
پر یہہ نجانا کہ آپ جس سے نور لیا ہی وہ تو بے نور ہوگیا پھر
آپ کیون کر بنے۔ یقین ہی کہ کوکب ہند خورشید دین محمدی
کے طلوع سے سراسر بے نور ومخفی ہوجائیگا۔

صاحب کوکب ہند ضرور اسبات کے معترف ہونگے کہ کوکب ہند
پیش خورشید عرب نور ے ندارد۔
اگرچہ صاحب نور افشان اپنے اخبارون مین در بابت
دین عیسویت بہت کچھ ظلمت افشانی کی ہی کہ جسکی قطعی تردید
ہمارے منشور نے فرمائی۔ مگر صاحب نور افشان سے ہمارا
ملتمس یہہ ہی کہ جس شمس وکوکب کے نور سے آپ منور ہوکے
نور افشان بنے ان دونون مین وہ محو ہوکے کوکب بنگئے ہین
پھر آپکی نور افشانی کیسی ہے　　فقط
راقم　خادم الطلبہ سید محمد نظام الدین نقوی فخری۔

قطعہ تاریخ بے بہا از نتائج افکار دربار جناب مولانا غلام
اکبر خان صاحب دام فیضہ ہمارے مطبع مین پہنچی طبع اسکا
موجب مزید حسن منشور ہے۔

قطعہ تاریخ

ہیبت سے اس اخبار کے یہ کاہین لوا وما	صمصام مسلسل ہی وہ یہہ بانسخ نادر
کی مت کہ ہی باصنعت توشیح یہہ تاریخ	غارتگر تثلیث گن اس سال کو ظاہر

۱۲۹۵

ایڈیٹر منشور۔

بقیہ ابطال تثلیث

قطع نظر امور بالا مذکور کے خود عقل سلیم اس بات پر دلالت
کرتی ہی کہ مسئلہ تثلیث اگر مسئلہ تعلیمی رسول ہوتا تو ضرور
اسکا اعتقاد بیان شارع کے بموجب سب مین یکسان ہوا
ہوتا کیونکہ عقلا وشرعا یہہ بات معلوم ہی کہ انبیا علیہم السلام
تعلیم الہیات ایک ہی طور پر فرمایا کرتے ہین جب ہم
اقاویل علمای مسیحی کو ملاحظہ کرتے ہین تو اسمین اتنا بڑا
اختلاف پاتے ہین کہ کسی دین وملت کے اعتقادیات

مین دو تنا نہین پاتے چنانچہ اس مسئلہ مین فرقہ دوسیتی کا یہہ اعتقاد عجیب ہے کہ خدا تعالی سے کتنے درجون کے روحین بنام ای ارن کے نکلین جنمین سے ایک مسیح تھا انتہی اس اعتقاد سے صاف معلوم ہوچکا کہ امثال حضرت عیسی کے اور بھی موجود ہین تو تخصیص عیسی کی درجہ الوہیت مین بلا مخصص ہے اور زعم مجرد عیسویون کا اسکا مخصص ہو نہین ہوسکتا اور فرقہ ایونی کا یہہ اعتقاد ہی کہ مسیح محض آدمی ہی اور انکے بعض یہہ اعتقاد بتلاتے ہین کہ عیسی روح القدس کے قوت سے پیدا ہوا ہے نہ باپ کے قوت سے اس میرے دعویکے گواہ صاحب اصل الاشکال ہین وہ فرماتے ہین کہ مسیح ہی کہ انگلش اور جرمن اور اور ملل فرنگستان کے بعض علماو فاضلون نے مسیح کی الوہیت کا انکار کیا مگر یہہ بات سچ نہین کہ وہ انجیل کو مانتے تھے یا مسیحی حقیقی تھے بلکہ جسبات کو جی چاہا اور اونکے عقل مین آیا اوسے مانا اور مابقی کو نمانا انتہی ملخصاً اگرچہ صاحب اصل الاشکال اپنے دینی بھائیون پر اتباع عقل اور انجیل کو نماننے کا الزام لگایا ہی مگر واقعی پوچھو تو یہہ ہی کہ اس مسئلہ کا انکار فرق بالا مذکور سے از روے عقل ہی نہین بلکہ اولا نقل اور ثانیاً عقل سے ہی اگر وے انجیل کے نماننے والے ہوتے تو کیون وے عیسوی کہلاتے۔ الحاصل اس مسئلہ پر کوی دلیل عقلی قایم نہین بلکہ ہزارہا دلایل اسکے بطلان پر قایم ہین ہم اس مقام مین پانچ دلیلین بعد حروف عیسوے بیان کرتے ہین تا ہمارے پیارے عیسوی دوستون پر بطلان مسئلہ تثلیث کا بخوبی واضح ہو۔

دلیل اول ایک کے واسطے ثلث پورا نہین نکلتا اور تین کا ثلث پورا ایک ہوتا ہے۔

دلیل دوم تین حقیقی مجموعہ تین احاد سے عبارت ہی اور ایک حقیقی مجموعہ کسی احاد کا نہین پس اتحاد ان دونو کا غیر ممکن ہے

دلیل سوم ایک جزو ہی تین کا پس اگر ایک عین تین کا ہو تو لازم آتا ہی کہ جزو کا کل ہو اور اگر تین عین ایک کا ہو تو لازم آتا ہی ہونا کل کا جزو اور بطلان اسکا بدا تھا ثابت ہی۔

دلیل چہارم ترکیب واجب الوجود کی اجزاے غیر متناہیہ سے ہونا لازم آتا ہی اسلئے کہ جب حقیقت جزو کی بعینہ حقیقت کل کی ٹھہری اور کل مرکب ہو تو جزو بھی مرکب ہوگا ایسے جزو سے کہ وہ اسکا نفس ہو پھر وہ بھی مرکب نکلیگا اسی طرح الی غیر النہایۃ اور ترکب شئی کا اجزاے غیر متناہیہ سے باطل ہے

دلیل پنجم جب ایک ثلث تین کا ہوا اگر تین عین ایک کا ہو تو لازم آتا ہی کہ ایک اپنے ہی نفس کا ثلث ہوے اور اسکا استحالہ بدہی ہے۔　　باقی برآئندہ

راقم　خادم الطلبہ سید محمد نظام الدین نقوی فخری

بقیہ مسئلہ طلاق

(دلیل سوم) قطع نظر صدور افعال ذمیمہ منجانب منکوحہ کے ایسے ایسے واقعات بھی پیش آجاتے ہین کہ باوجود اسکے کہ منکوحہ نیک اور اشراف ہو اور الواث اور لایش ہی کرتیہ اور افعال اور اعمال شنیعہ سے مبرا اور منزہ ہو پھر بھی بہت آدمیون کو ایسے عورات کو اپنی آپ سے جدا کرنا پڑتا ہی فرض کرو کہ ایک عورت بڑی نیک اور اشراف ہی لیکن

اوس کا خاوند یا خود وہی ایک دوسرے کو باعث عدم نباہ
ہونیکے باوجہ شکیل و شریف یا مالدار ہونیکے نظر حقارت سے
دیکھتے ہین یا سب کچھ جانے دونون کہو کہ آپس مین انکا اتفاق
اور میل طبیعت نہین ہے تو اس حالت مین یہی امر یعنے عدم
اتفاق موجب طلاق ہے - اور یہہ ایک ایسا امر ہی کہ تھوڑے
سے نظر کے بعد منصف آدمی معلوم کرسکتا ہی کہ بیشک یہی
سبب طلاق ہوسکتا ہی - نہ کہ یہہ صرف زنا ہی پر طلاق
ہوسکتی ہی اصل موجب طلاق تو انقلاب حالات انسانی
اور کدورت اور رنجش ہے سو یہہ خواہ کسی طریق سے ہو یہہ
ضرور اور لابد نہین ہے کہ ضرور زنا پر ہی طلاق دیا جاوے

دلیل چہارم ہر سہ دلایل متذکرۂ بالا سے اتنا ثابت ہوتا
ہی کہ ضرور ہر ایک آدمی اس مسئلہ کا محتاج ہی جبکہ احتیاج
اسکا ثابت ہی پس یہہ مسئلہ بھی عین موافق عقل اور
کانون قدرت کے ہی - باقی رہی وہ وہم جو منکرین پیش
کرتے ہین سو اسکا دفعیہ اختصاراً ذیل مین کیا جاتا ہی
سو ہو ہذا -

دفعہ وہم واضح رہے کہ عیسائی کہتے
ہین کہ طلاق کا دینا گویا اپنی عورت کو زنا پر ترغیب دینا ہی
سو یہہ اونکی سراسر خوش فہمی ہے کیونکہ اصل مین طلاق
کا دینا گویا ایک مرض کو اپنے جسم سے دور کرنا ہے سو یہہ
کسی طرح سے موجب زنا نہین ہوسکتا - اور جب کہ اپنی سے
جدا کیا جاوے اوس صورت مین وہ عورت مثل اپنی اول
حالت کے ہوجاتی ہے کیونکہ نکاح فسخ ہوجاتا ہے جدا
کرنے والا بانی زنا کیونکر سمجھا جاوے گا -

اور یہہ جو عیسائی کہتے ہین کہ عورت مطلقہ سے نکاح حرام ہی
یہہ بھی خالی از خوش فہمی نہین ہی کیونکہ اوس صورت مین زنا
ہوسکتا ہی کہ جب بے نکاح حسب القواعد شرعی عورت مطلقہ
کے ساتھ صحبت اور مجامعت کرے جاوے اور کل کتب
آسمانی مین زنا کی تعریف یہی کی گئی ہی کہ کسی عورت کے
ساتھ بے نکاح اور عقد کئے کے مجامعت کرنا پس جب کے
عورت سے خواہ مطلقہ ہو اور خواہ غیر مطلقہ شرعی طور پر عقد
کیا جاوے گا تو کیونکر زنا شمار ہوگا میرے نزدیک اگر
بموجب خیالات مسیحیون کے مطلقہ عورت سے عقد نہ کیا
جاوے تو اس صورت مین اوس عورت پر ایک بڑا ظلم
کرنا ہے اور نیز گویا کہ زنا کے ترغیب دینا ہے کیونکہ اگر
صورت مین وہ عورت باعث عدم نکاح کئی ایک اور جگہ
ایسے افعال پر جو اسنے پہلے بھی نہ کئی ہی جسارت کرینگی
اور دنیوی تربیت کے لئے اوسکو ایک معقول عذر ہاتھ
آجاویگا اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو کسی طرح
سے عورت مطلقہ سے نکاح حرام نہین ہوسکتا - [illegible]
حضرت مسیح علیہ السلام نے باب ۵ ورس ۳۲ انجیل
متی مین فرمایا ہے اول تو وہ باعث تحریف اور تبدیل
اور تنسیخ کے قابل تمسک نہین ہوسکتا اور بالفرض
اگر اسکو تمسک ہی پکڑنا ہو تو ہم کہتے ہین کہ اوس ورس
کے یون معنے ہین کہ وہ عورت مطلقہ جو فسق و فجور مین
مبتلا ہو اور بعد طلاق دینے کے بھی باعث طلاق یعنے
زنا وغیرہ سے باز نہ آنے ہوتے اس سے نکاح کرنا حرام

ہی نہ کرادس مطلقہ سے جو بباعث عدم اتفاق طلاق دی گئی
ہو اور بجہ طلاق دینے کے بھی وہ اپنی شرافت اور اصالت
پر قایم ہو جیسے کہ اول ایام مین تھی کوی تبدل تغیر اوسکی
طبیعت مین نہ آیا ہو پس اگر وہ عورت کسی ایسے آدمی کے
ساتھ کہ جس سے اوسکی طبیعت موافق ہو جاوے اور آپس
مین رشتہ اتفاق قایم ہو جاوے پھر عقد شرعی کرلے
تو کیونکر موجب حرمت ہو سکتا ہے۔ اور یہہ ہو سکتا ہے
کہ ایک شخص کے ایک سے نا اتفاقی ہو اور دوسرے سے اتفاق
ہو جاوے۔ فافہم ☆ الراقم مرزا سلطان احمد از گورداسپور ملک پنجاب

تتمہ تاریخ اسلام از رسالہ نور الہدے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ
کتاب خطبات احمدیہ مین نہایت ہی عمدگی کے ساتھ لکھا
ہے اور اس نسب نامہ کو برخیا کاتب الوحی حضرت ارمیا
نبی علی نبینا علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور نہایت
معتبر اور صحیح بعد تحقیق کے لکھا ہوا معلوم ہوتا ہی چونکہ
وہ نہایت صحیح ہی اسلئے اس رسالہ مین اسکی نقل کی جاتی
ہی۔ ناظرین کو یہہ خیال نگذرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا نسب نامہ عدنان سے آگے بیان کرنا ممنوع ہے
کیونکہ اس بارہ مین کوی نہی شارع سے مروی نہین ہے

۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۳
	سنہ ۱۹۹۶ قبل مسیح ع	۴
۲	اسمعیل علیہ السلام	۵
	سنہ ۱۹۱۰ قبل مسیح ع	۶

قیدار۔
عوام
عوص اول
مُر

۵۳	معفر	۵۹	مالک	۶۵	کلاب		
۵۴	الیاس	۶۰	مہر	۶۶	قصی		
۵۵	مدارک	۶۱	غالب	۶۷	عبد مناف		
۵۶	خزیمہ	۶۲	لوے	۶۸	ہاشم		
۵۷	کنانہ	۶۳	کعب	۶۹	عبد المطلب		
۵۸	النضر	۶۴	مرہ	۷۰	عبد اللہ		

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمنہ عیسوے

سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے پہل ثویبہ نے دودہ پلایا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسیکا دودہ پیا تھا ثویبہ کے ایمان لانے مین اختلاف ہی۔ یا وصف اسکی مختلف روایات سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے اسکے بعد حلیمہ بی بی صاحبہ نے آپ کو دودہ پلایا اور آنحضرت کے رضاعی والدہ مقرر ہوئین چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت رضاعت بابرکت پر از کرامات تھے لہذا بعض عمدہ حالات اس موقعہ پر تیمنا ذکر کئی جاتے ہین۔ بی بی حلیمہ صاحبہ سے روایت ہی فرماتے ہین کہ جب ہمارے گاؤن مین قحط پڑا تو ہم کئی ایک عورتین مکہ معظمہ مین اجرت پر دودہ پلانے کی ارادہ سے آئین اون دنون مین ہمارے پاس ایک گدہی اور ایک اونٹنی تھی اونکا حال لاغری سے ایسا ہو رہا تھا کہ ایک قدم چلنے کی طاقت نرکھتی تھین۔ اور ایک لڑکا اور خاوند بھی میرے ساتھہ تھے جب ہم سب عورتین مکہ معظمہ مین پونچین تو ہر ایک عورت نے کسی نہ کسی ذریعہ سے اجرت پر دودہ پلانیکے لئے لڑکے لے لئے چونکہ میرا ذریعہ نہ تھا مجھے کوی لڑکا نہ ملا (مگر محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم۔ ثویبہ ابولہب کی کنیزک تھی جسکو ابولہب نے سب ولادت آنحضرت کو آزاد کر دیا تھا۔ کیونکہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر دی تھی عرب مین یہہ دستور تھا کہ جب کسی غلام و کنیزک سے خوشخبری سنتے تھے تو وہ اوسے آزاد کر دیتے تھے اور انعام و اکرام بھی کرتے تھے امیر حمزہ صاحب چچا تھے۔ حلیمہ بنی بکر کے قبیلہ مین سے تھی) کہ آنحضرت کی یتیمی کے سبب سے کسی عورت نے انکو نہ لیا۔ مین جب آپ کے گھر مین گئی اسوقت آپ ایک صوفی کپڑے مین سوے ہوے تھے۔ مین نے انکو بے آرام کرنا مناسب نہ سمجھا اور انکے سینہ پر ہاتھہ رکھا اسیوقت آپ نے آنکھین کھولدین اور مجھے دیکھکر ہنس پڑے مجھے اونکی بھاونی صورت اور دلربا ہنسے نے فریفتہ کر لیا۔ اور انکے محبت نے میری طبیعت کو رضاعت اور پرورش کی جانب رغبت دی۔ اوسوقت مین انکی محبت کے غلبہ مین اونکی نورانی چہرہ کی طرف دیکھہ رہی تھی گویا نور انکے آنکھون سے مشتعل ہوکر آسمان تک پونچتا تھا۔ پس مین نے اونکے چہرہ مبارک کو بوسہ دیکر گود مین لے لیا اور دودہ پلایا جب ایک طرف کا دودہ پی چکی تو مین نے دوسری طرف کا اراده کیا آنحضرت نے دوسری جانب سے دودہ نہ پیا۔ حلیمہ صاحبہ نے فرمایا کہ آپ کا ہمیشہ یہی حال رہا۔

باقی برائیندہ

اخبارات روم و روس

قلعہ قارص مین لشکر سلطانی دس ہزار موجود تھا انکی رسد تمام ہوچکی تھی اتوار کی شب کو کہ ۱۸ دین نومبر کی تھی لشکر روس پندرہ ہزار نفر ۳۰ توپین لئے ہوے قلعہ قارص پر آگرا اور اتوار کے دن چار گھنٹون تک یہی ہنگامہ رہا اور لشکر سلطانی نے بی جیسے کہ انکی خو ہے اپنی بڑی بہادری و دلاوری اپنی دکھلائی مگر بسبب کثرت گولہ رانی روسیون کے ہزارون مسلمان لشکری و رعایا شہید ہوے۔ اور بہت سے مکانات تباہ و تاراج ہوگئے۔ تا آنکہ بچون اور عورتون مردون کے لاشے ڈھیر پر ڈھیر نظر آنے لگے۔ اخر الامر افسر لشکر حسین حامی پاشا نے قلعہ خالی کر دینا مناسب جانا اور سارے تین سو سوار ہمراہ لیکر قلعہ سے چلے گئے اور روسیون نے شاید وہان دس ہزار آدمیون کو قید کرلیا اس قلعہ مین دو سو توپین تھین جنرل ملیقوف افسر روس کہتا ہی کہ تین سو توپین تھین۔ ہرچند کہ قارص پر روس کا تسلط ہونا ہولناک مقدمہ ہے کیونکہ اس سے ارض روم بھی خطرناک مقام ہوگیا بلکہ یہان بھی روسیون نے محاصرہ کیا ہے مگر یہہ نہ سمجھا کہ روس کا غایت مقصود حاصل ہوگیا کیونکہ اب جو جو مقام انکے اختیار مین آئے وہان انہین پورا جما دہونے زمان دراز چاہئے بلکہ آیندہ اگر لشکر سلطانی کے طرف سے انکے راستے بند کئے جائینگے یا اور کوی صدمہ انپر آوے، تو ضرور انہین اپنی اپنی جگہون مین ٹھہرنا پڑیگا اور یہہ بھی معلوم رہے کہ قلعہ قارص روس کو چھے مہینے کی محنت اور ۱۵۰۰۰ مجمع لانیکے بعد بدست ہوا اب یہ خبر پہنچی ہی کہ روسیون نے ان پانیون کو جو ارض روم مین پہنچتے تھے بند کر دیا مگر ارض روم کے اندر اسقدر پانی ہے کہ احمد مختار پاشا وغیرہ وہان کے باشندون کو باہر کے پانی کی کچھ چاہ و پروا نہین اس پاشا کی تائید کو ان دنون ایک لشکر کہ جسکا شمار ۸۰۰۰ ہی طرابزون کی راہ سے روانہ ہوا

کل کے دن یہہ خبر پہنچی کہ عثمان پاشا غازی ساتھہ ہزار کا لشکر ہمراہ لئے ہوے روس کی صفین چیر کے پلفنہ سے نکلے اور دیڑھہ سو توپین جو قلعہ مین موجود تھین ساتھ لیگئے اور صوبہ راہوہ کی راہ لی۔ غرض کہ یہہ بڑی خوشخبری ہی کیونکہ قلعہ مذکور کو روسیون کا ۱۵۰۰۰ لشکر گھیرا کیا تھا باین اسن ہمت عالی کا انکے پنجے سے نکلجانا آسان ہوگیا تو روسیون کو اس بات کا اقرار ضرور پڑا کہ ہمنے پلفنہ مین کچھہ نکیا اور اتنی دنون کی ساری محنتین برباد گئین اب ہم خداوند تعالی کا شکر کرتے ہین کہ لشکر سلطانی پلفنہ سے صحیح و سالم نکل گیا ہمین امید ہی کہ اگر انہین لشکر سلیمان پاشا سے جا ملنے کا اتفاق ہو تو ضرور کسی اچھی پناہ گاہ مین با امن و امان اقامت کرینگے جبل اسودے علی صائب پاشا افسر نے بذریعہ ٹلیگراف یہہ خبر دی ہے کہ ۱۸ نومبر کو وہان کے لشکر نے کرسی کے درمیان ایک